بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء برائے دارالافتاء ریاض

سماحۃ الشیخ المحترم شیخ عبدالعزیز آل شیخ حفظہ اللہ مفتی اعظم سعودی عربیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سائل کا تعارف؛

بندہ برطانیہ کے علماء کی جماعت ''حزب العلماء یوکے'' سے تعلق رکھتا ہے جس نے ۱۴۰۷ھ میں دارالافتاء ریاض سے رابطہ کیا تھا جس کی تفصیل ذیل میں ہے؛

بندہ علمائے برطانیہ کے نمائندہ کے طور پر جب اسلامک ممالک کی آرگنائزیشن (OIC) کے اٹھارھویں اجلاس بمقام ریاض میں مارچ ۱۹۸۹ء میں یوکے ایکشن کمیٹی برائے ''شیطانک آیات'' کے مخالف وفد کے ساتھ شریکِ اجلاس تھا، اجلاس کے اختتامِ کے بعد ہمارے برطانوی وفد نے دارالافتاء میں حاضر ہوکر شیخ ابن بازؒ سے ملاقات کی اور آپ کے اصرار پرآپ کے گھر جا کر ساتھ میں دوپہر کا کھانا کھایا۔

پہلی مرتبہ کے استفتاء اور '' وجہِ استفتاء؛۔

حزب العلماء یوکے نے برطانیہ کے موسم کے حالات کی وجہ سے یہاں اکثر پہلا چاند نہ دکھائی دینے پر تقریباً ۲۴ سال پہلے ۲۴ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ کو دارالافتاء ریاض میں شیخ ابن بازؒ کو ایک استفتاء روانہ کیا تھا تا کہ معلوم کیا جائے کہ سعودیہ میں ثبوتِ ہلال کا فیصلہ رویتِ ہلال پر ہوتا ہے یا فلکیات کی نیومون تھیوری کے حسابات کی بنیاد پر ہوتا ہے؟ تو جوابی فتوے میں سعودیہ میں خالصۃً سنّتِ رسول ﷺ کے مطابق (فلکی حسابات سے غیر مشروط) ۲۹ ویں قمری دن کی شام رویتِ ہلال کی بنیاد پر ہی ثبوتِ ہلال کا فیصلہ ہونے اور فلکیات کا اس میں بالکل عمل دخل نہ ہونے کے قطعی احوال معلوم ہوئے تھے جو شرعاً اطمینانِ کلی کا سبب ہوا تھا۔

نیز اس سے قبل برطانیہ میں ایک مشہور عالم شیخ صہیب حسن صاحب حفظہ اللہ کے نام (ان کے سوال کے جواب میں) شیخ ابنِ بازؒ کا اسی مضمون کا جو فتویٰ موصول ہوا تھا! دونوں فتاویٰ ہم نے ہندوستان کے حنفی دیوبندی مفتیانِ کرام کے سامنے پیش کر کے ان سے سعودی عربیہ کے ثبوتِ ہلال کے اعلان پر اختلافِ مطالع کے عدمِ اعتبار سے برطانیہ میں رمضان وعیدین منانے کے متعلق معلوم کیا تھا کہ ''کیا ہم سعودیہ کے اعلان پر یہاں عمل کر سکتے ہیں؟ جبکہ سعودیہ میں ثبوتِ ہلال کے لئے فلکیات کی نیومون تھیوری کے حسابات پر بھی عمل نہیں کیا جاتا ہے تو ہمارے اس سوال کے جواب میں مفتیانِ کرام نے سعودیہ کے اعلان پر عمل کے جواز کا فتویٰ دیا تھا حتیٰ کہ بعض نے تو مستقلاً سال بھر سعودیہ ہی کے اعلان پر عمل کرنے کا فرمایا تھا۔ اس کے بعد برطانیہ کی مقتدر جماعتوں کے نمائندہ علماء (جمعیۃ العلماء برطانیہ، حزب العلماء یوکے) نے دارالعلوم بری میں دارالافتاء ریاض اور مفتیانِ کرام کے فتاویٰ کی بنیاد پر سعودیہ کے اعلان پر عمل کا فیصلہ کیا تھا تب سے برطانوی مسلمانوں کی اکثریت اب تک ۲۴ برسوں سے سعودیہ کے اعلان پر عمل کرتی چلی آئی ہے۔

اب دوسری مرتبہ استفتاء کی ’’ وجہِ استفتاء‘‘ :۔

چونکہ شرعی ثبوتِ ہلال میں فلکیات کی نیومون تھیوری اور اس کے امکانِ رویت کے حسابات کی اثباتاً،نفیاً واعانۃً کوئی حیثیت نہیں کیونکہ اس پر عمل کرنے سے آپ ﷺ نے حدیثِ امی سے انکار فرمایا ہے نیز آیتِ شریفہ **یسئلونک عن الاھلۃ** اور اس کے شانِ نزول کا بھی یہی تقاضہ ہے جبکہ آپ ﷺ کے زمانہ میں مدینہ منورہ کے یہود اس حساب کو آپ ﷺ کی آمد سے پہلے ہی جانتے تھے اسی لئے وہ صحابہؓ کو چاند کے بارے میں بار بار سوال کر کے تنگ بھی کرتے تھے۔

یہود اپنے مذہبی کیلنڈر کے لئے نیومون تھیوری کے اسی حساب پر عمل کرتے تھے جسے ان کے فلسطینی اعلیٰ ربی ’’حالیل ثانی‘‘ نے اسلام کی آمد سے پہلے ۳۵۸ء میں میتون فلسفی (۴۳۱ ق م) کے قمری حسابات کی بنیاد پر اختیار کرلیا تھا اور ان کے ساتھ ساتھ نصاریٰ بھی نیومون تھیوری کے اسی امکانِ رویت کی بنیاد پر اپنے مذہبی قمری کیلنڈر پر اب عمل پیراں ہیں، نیز آپ ﷺ نے یہود و نصاریٰ کی مشابہت سے بھی منع فرمایا ہے (**من تشبہ بقوم فھو منھم**) یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اور نہ ہی صحابہ نے یہود و نصاریٰ کے علماء سے کبھی بھی ثبوتِ ہلال کے لئے اِن حسابات کے متعلق نہ تو معلوم کیا اور نہ ہی ان سے اعانت لی ! اس لئے مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ، جمعیۃ العلماء برطانیہ، دارالعلوم بری اور حزب العلماء یوکے وغیرہ تنظیمیں اسی موقف پر قائم ہیں ۔

پروپیگنڈہ :۔ بعض لوگ سعودیہ کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ سعودیہ والے رویتِ ہلال پر عمل کے بجائے فلکیات اور ام القریٰ کیلنڈر پر عمل کرتے ہیں جس کا جواب ہم ان گذرے برسوں میں ہندو پاک کے اہلِ سنت والجماعت کے مختلف گروہوں کے مفتیانِ کرام کے فتاویٰ اور خاص کر دارالافتاء ریاض، مجلسِ قضاء اعلیٰ ریاض، شیخ الحرم السبیّل اور وزارۃ الاوقاف سعودیہ کی تحریرات کو ثبوتاً پیش کر کے انہیں صراطِ مستقیم کی دعوت دیکر ساتھ ساتھ قرآنی نبویانہ موقف کا دفاع بھی کرتے رہے ہیں۔

اب جبکہ ثبوتِ ہلال کا اعلان **مجلسِ قضاء اعلیٰ** کے بجائے ہائی کورٹ کے ماتحت کردیا گیا ہے تو ایسے حضرات نے شور مچادیا کہ اب سعودیہ میں ثبوتِ ہلال کا فیصلہ ’’**آبزرویٹری کی بنیاد پر** اور **فلکیات کی نیومون تھیوری کے امکانِ رویت کے حساب**‘‘ پر شروع کردیا گیا ہے! (اگرچہ ہائی کورٹ کے ذمہ کے بعد سے ثبوتِ ہلال یا رویتِ ہلال کے لئے اس کے جو بھی فیصلے اور اعلانات و دیگر معلومات اب تک ہمارے سامنے آتی رہے انہی سے ہم ان کے ہفوات کی تردید بھی کرتے رہے ہیں)،

اس حوالہ سے ہمیں درجِ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں امید ہے کہ جواب سے ممنون ومستفیض فرمائیں گے :۔

(۱) پچھلے سالوں کی بہ نسبت اب سعودیہ میں ثبوتِ ہلال کا فارمولہ وموقف کیا ہے؟ کیا اس میں فلکیاتی علوم کو بھی دخیل کی حیثیت میں شامل کیا گیا ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیل کیا ہے؟ (۲) کیا یہ صحیح ہے کہ اس مرتبہ مورخہ ۲۹ شعبان ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۰/ اگست ۲۰۰۹ء جمعرات کی شام کو بعد غروب آفتاب رمضان ۱۴۳۰ھ کے چاند کی رویت کی بعض گواہیوں کو سعودیہ کی چاند کمیٹی نے رد کردیا تھا؟ جیسے کہ پروپیگنڈہ کے ماہرین اپنی آخرت ودینی ذمہ داری کو بھلاکر ’’الوطن‘‘ اخبار کے نام سے کوٹ کرکے ’’قرآنی نبوی موقف کی تردید‘‘ کی جرئت وہمت کرکے شکوک وشبہات پھیلاتے ہیں (۳) کیا نری آنکھ سے چاند دکھائی دیوے مگر ٹیلسکوپ اور آبزرویٹری والوں

کی مشنری سے وہ نہ دکھائی دیوے تو ایسے گواہ کی گواہی قبول کی جائے گی یا رد کردی جائے گی ؟ اگر رد کردی جائے گی تو شرعاً اس کی کیا بنیاد ہے؟ جبکہ اس سے عرصہ قبل آپ کے فتویٰ میں جسے ہمیں وزارۃ الاوقاف نے جواباً بھیجا تھا اور ہم نے یہاں کئی مرتبہ اسے نشر بھی کیا ہے کہ نری آنکھ سے یا عینک وآلات کے ساتھ دونوں طریقوں سے چاند دیکھا جائے تو اس سے ثبوتِ ہلال کا فیصلہ کرنا جائز ہے!

بینواوتوجروا فقط والسلام (دستخط)

(مولوی یعقوب احمد مفتاحی)

ناظم حزب العلماء یوکیو مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی

مورخہ ۲۳ شوال ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۹ء بروز پیر

نوٹ: چند منسلکہ کاغذات کی تفصیل:۔

(۱) سعودی عربیہ کے اخبارات کی نقلیں (۲) ہماری ویب سائٹ کے ہوم پیج کا عکس جس میں شرعی ثبوتِ ہلال کے حوالہ سے ہماری ریسرچ انگلش کتب، مضامین اور منتقلی مون سائٹنگ نیوز لیٹرز وغیرہ کی تفصیل سے ہمارے موقف کو سمجھا جاسکتا ہے (۳) مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کی انگلش کتاب بنام Hilal Judgment On Moon Sighting According to Sharia`h جو کہ ابھی پیپر پرنٹ میں شائع نہیں ہوئی ہے مگر ہماری ویب سائٹ پر موجود ہے جس میں شرعی حوالہ جات کے ساتھ ساتھ ماہرینِ فلکیات کی آراء بھی موجود ہیں اور جن سے شرعی نبوی موقف کی تائید ہوتی ہے (۴) سعودیہ میں چاند کا اعلان کئی مرتبہ جس شام کی رات کو کیا گیا اس شام کو دنیا کی مختلف جگہوں میں خصوصاً برطانیہ میں اور برطانیہ ودیگر جگہوں سے عمرہ اور حج کے لئے جانے والوں (بشمول بندہ کی ذات ودیگر شاہدین) نیز کام کے لئے سعودیہ جانے والے حضرات کی طرف سے وہاں پہلا چاند دیکھے جانے کی گواہیوں کے ہمارے رکارڈ کی نقل بھی بھیجی گئی (۵) دارالافتاء ریاض کا پرانہ فتویٰ۔